REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ یکم شہادت ۱۳۴۰ھش ۔ یکم اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۱ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تقسیم انعامات اور سالانہ ڈنر کی شاندار تقریب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے انعامات تقسیم فرمائے اور طلبا کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں

ربوہ ۳۱ مارچ۔ گزشتہ شب تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو الوداع کہنے کے لئے نیز تقسیم انعامات اور سالانہ ڈنر کے موقعہ پر ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں طلباء اور کالج کے سٹاف کے علاوہ ناظران و عہدیداران صدر انجمن احمدیہ و دیگر احباب بھی مدعو تھے۔ کھانے کے بعد ہوسٹل کے وسیع میدان میں ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی۔ اور آپ ہی کے دست مبارک سے تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ ابتدا تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو مکرم مرزا محمد رفیق صاحب نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ آپ کے بعد چوہدری محمد عطاء اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور فارسی نظم "محمد ہست برہان محمد" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ ہوسٹل کے چیف پریفیکٹ نے دلچسپ انداز میں مختصر رپورٹ اور الوداعی ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ جس میں دیگر باتوں کے علاوہ مسجد کی تعمیر کا بھی ذکر کیا۔ جس پر محترم صاحب صدر نے مسجد کی جلد از جلد تعمیر کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے یک صد روپیہ تعمیر مسجد کے لئے دیئے ہیں

صاحب صدر کے ریمارکس کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل نے اپنی مختصر تقریر میں ہوسٹل کی خوشگوار دینی اور اخلاقی فضا کا ذکر کر کے دو نہایت دلچسپ واقعات (جو ہوسٹل کے سابقہ طلبہ کی اخلاقی زندگی اور عمدہ کردار پر روشنی ڈالتے تھے) بیان فرمائے۔ آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء سے الوداعی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کالج اور ہوسٹل کی زندگی خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنی پرکشش ہے کہ اس کی یاد طلبا کے لئے ایک جاودانی مسرت بن کے رہ جاتی ہے۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ صاحب فضل عمر ہوسٹل کی درخواست پر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے دو نہایت پر اثر واقعات بیان فرمائے۔ (باقی صہ پر)

قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا تو حکومت کپڑا درآمد کرنے پر مجبور ہو جائیگی

"صوبائی حکومت گندم کی موجودہ پالیسی پر عمل درآمد جاری رکھے گی" گورنر مغربی پاکستان

سرگودہا ۳۱ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے اعلان کیا ہے کہ اگر قیمتوں میں اضافے کا موجودہ رجحان جاری رہا۔ تو حکومت کپڑا درآمد کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کپڑے کے کارخانہ دار جو کچھ بھی کماتے ہیں وہ ان کا اپنا ہوتا ہے۔ کیونکہ حکومت نے کپڑے پر بھاری درآمدی محصول عائد کر کے انہیں تحفظ دے رکھا ہے اگر وہ حکومت کے تعاون اور رعایت کے اہل ثابت نہ ہوئے تو حکومت کپڑے کی قیمتوں میں کمی کے اقدام کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے خبردار کیا کہ ٹیکسٹائل کے صنعت کار جو ڈرامہ کھیل رہے ہیں۔ حکومت اس میں محض خاموش تماشائی نہیں بنی رہے گی۔ گورنر سرگودھا ڈویژن کے دو روزہ دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ وہ یہاں کینال ریسٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ؛

گورنر نے کہا زرعی ترقیاتی کارپوریشن مختلف زرعی ترقیاتی اداروں میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور کاشتکاروں کی حالت منظم طریقے سے بہتر بنانے کی غرض سے قائم کی جا رہی ہے گورنر نے زرعی پیداوار کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے پاکستان کو اناج کے معاملہ میں خود کفیل بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے

ایک سوال کے جواب میں گورنر نے بتایا کہ حکومت ملک میں امداد باہمی اور اجتماعی کاشت کا طریقہ رائج کرنے کے لئے متعدد اقدام پر غور کر رہی ہے۔ اس سے منتشر رقبہ اور چھوٹے قطعات اراضی کی مشکلات پر قابو پانے میں بڑی مدد ملے گی۔

پاکستان اور بھارت کے سرحدی واقعات

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ لوک سبھا میں بھارتی حکومت کے ایک بیان پر بحث شروع ہوئی۔ جس میں نومبر ۱۹۶۰ء اور فروری ۱۹۶۱ء کے درمیان سرحدی واقعات کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ اس بیان کے مطابق مغربی بنگال اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر گیارہ واقعات تری پورہ اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر آٹھ واقعات، آسام اور پاکستان کی سرحد پر انیس واقعات۔ اور مغربی پاکستان کی سرحد پر ۲۱ واقعات پیش آئے ؛

بھارتی کابینہ میں متوقع اہم تبدیلیاں

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ وزیر داخلہ پنڈت گووند ولبھ پنت کی وفات کے بعد بھارتی کابینہ میں اہم تبدیلیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں اطلاعات میں نائب صدارت کے لئے مسز وجے لکشمی کا نام دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد صدارت سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کریں گے۔ اور ان کی جگہ موجودہ نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن صدر بن جائیں گے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی ہمشیرہ ہیں جو ان دنوں لنڈن میں بھارت کی ہائی کمشنر ہیں۔ متذکرہ اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ بھارت کے وزیر قانون مسٹر اشوک سین برطانوی دارالحکومت میں مسز وجے لکشمی پنڈت کی جگہ لیں گے۔

وزیر صنعت و تجارت مسٹر لال بہادر شاستری کو جو پنڈت پنت کی وفات کے بعد قائم مقام وزیر داخلہ کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ وزیر داخلہ بنایا جائے گا ؛

بھارت میں کل جماعتی حکومت کی تجویز

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ بھارتی فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کے ایم کری آپا نے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے عرصہ میں بھارت کے لئے کل جماعتی حکومت کی تجویز پیش کی ہے۔ ریڈیو اسی میں ایک انٹرویو کے دوران جنرل کری آپا نے کہا کہ میری یہ تجویز ہے۔ ساری جماعتوں کے ذہین افراد کو اس حکومت میں شامل کیا جائے ؛

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اپریل ۶۱ء

تاجروں اور صنعت کاروں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یوم پاکستان پر اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ ہمارے تاجر دیانتداری سے کام نہیں کرتے۔ اب مغربی پاکستان کے گورنر امیر محمد خان نے لاہور کے ایوان صنعت و تجارت کے سالانہ عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے

"اسلام کی تعلیمات سے محض زبانی وابستگی کافی نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں۔"

آپ نے مزید فرمایا کہ

"مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ایوان کے صدر نے اپنے خطبہ میں اسلام کی تعلیمات پر لفظی اور معنوی دونوں حیثیتوں سے پوری طرح عمل کرنے کی خواہش اور عزم کا اظہار کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو ہمیں بالخصوص اور بنی نوع انسان کو بالعموم حقیقی امن، خوشحالی اور مسرت عطا کر سکتا ہے۔ قرآن کریم اور سنت نبوی ہمیں یہی پیش کرتے ہیں۔"

اگر تجارت اور صنعت میں اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے تو آج دنیا ایک بہشت کا نمونہ بن سکتی ہے لیکن اس ضمن میں بھی ہمیں نہایت شرمندگی سے یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے تاجروں کا رویہ مغربی تاجروں کے مقابلہ میں بھی بہت زیادہ قابل اعتراض ہے چہ جائیکہ وہ اسلامی اصولوں پر کاربند ہوتے۔ ایک چیز جس پر انگلستان۔ امریکہ۔ فرانس۔ جرمنی حتی کہ جاپان کی مہر لگی ہوئی ہو۔ عام خریدار اس کو ایسی مہر چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مغربی ممالک کے تاجر اور صنعت کار تجارت اور صنعت میں زیادہ دیانتداری سے کام لیتے ہیں جہاں تک نفع کمانے کا سوال ہے مغربی تاجر اور صنعت کار بھی زیادہ سے زیادہ نفع کماتے ہیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہمارے صارفین بھی مغربی مہر والی چیزوں کے لئے ملکی بنی ہوئی چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ قیمت دینا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک خالص چیز لینا چاہتا ہے مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے تاجروں اور صنعت کاروں نے اپنا اعتماد اس قدر کھو دیا ہوا ہے کہ ان کی کم قیمت اشیا بھی لوگ لیکر خوش نہیں ہوتے۔

صنعت اور تجارت میں بدترین چیز یہ ہے کہ اکثر ایسی اشیا جن میں ملاوٹ ہو سکتی ہے۔ ہمارے لوگ ان میں ملاوٹ کرنے سے نہیں چوکتے کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ چائے کی پتی میں خشک گھاس حتی کہ جانور کی لید تک بے خوف و خطر ملائی جاتی ہے۔ خالص پسی ہوئی مرچیں اور ہلدی تک دستیاب ہونا محال ہو گیا ہے۔ زہریلے تیل گھی میں ملائے جاتے ہیں۔ آخر اس بددیانتی کی کوئی حد بھی ہے؟

صوبائی گورنر نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

"اسلام کی شاندار تعلیمات سے محض زبانی وابستگی کا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اس سے ہماری زندگیوں کی خوشحالی اور مسرتوں میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو گی۔ وقت کی ضرورت اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم تعلیمات پر زندگی کے تمام شعبوں میں پورے خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ عمل کریں۔ آپ کی موجودہ حکومت میں یہی ضابطہ اور نظریہ کارفرما ہے۔ اور وہ اپنے عظیم مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں ملک کی تعمیر اور عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کر رہی ہے۔ تاہم اس کا کافی حد تک انحصار ہم سب کے خلوص وتعاون پر ہے۔"

یہ درست ہے کہ جب تک عام تاجر اور صنعت کار سنجیدگی اور خلوص سے اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہمارا قومی کردار بھی ترقی نہیں کرے گا۔ کیونکہ کسی قوم کے کردار کا ایک واضح معیار اس قوم کے تاجروں اور صنعت کاروں کی دیانتدارانہ روش بھی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قومی کردار کا انحصار ہی اس امر پر ہے کہ لوگ اشیا صرف کے لین دین میں کہاں تک دیانت وامانت سے کام لیتے ہیں۔ یہ زندگی کا نہایت اہم حصہ ہے صوبائی گورنر کی تقریر خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری تجارت اور صنعت بڑی حد تک خرابیوں سے بھری ہوئی ہے کیا اندرون ملک اور کیا بیرونی تجارت کسی میں دیانتداری کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف ہماری صنعتی پیداوار ہمارے صارفین کو مطمئن نہیں کرتی بلکہ ہم بین الاقوامی تجارت میں بھی سخت نقصان اٹھا رہے ہیں اور اس طرح ملک وقوم کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے اخبارات میں یہ بات آئی تھی کہ بیرون ملک جو مال بھیجا جاتا ہے۔ وہ اس نمونہ کے مطابق نہیں ہوتا جو آرڈر حاصل کرتے وقت دکھایا جاتا ہے۔

اگرچہ جب تک لوگ سنجیدگی اور خلوص سے اس طرف توجہ نہیں دیں گے۔ ان برائیوں کا کلی تدارک نہیں ہو سکتا۔ تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے کہ حکومت تجارت وصنعت میں اسلامی اصولوں کو زیر عمل لانے کے لئے اقدام کر رہی ہے۔ اسلام کا بنیادی اصول تقویٰ ہے۔ اگر ایک مسلمان تاجر اور صنعت کار تقوے کی پیروی کرے تو تمام خرابیاں یکدم دور ہو سکتی ہیں۔

بددیانتی کا سب سے بڑا محرک فوری دولتمند بننے کا غیر معقول جذبہ ہے۔ اگر انسان رزق حلال پر قانع ہو اور صبر سے کام لے اور تجارتی امور میں جلد بازی سے کام نہ لے تو تقوے یقیناً سو فیصدی دولتمندی کے معراج تک لے جاتا ہے۔ اسلام نہ صرف سودے میں مکمل دیانتداری کا مطالبہ کرتا ہے بلکہ وہ نفع اندوزی کے لئے مال خاص کر غذائی اشیا کو ایک خاص میعاد سے بڑھ کر روک رکھنے کو بھی ناجائز قرار دیتا ہے اور انفرادی ذخیرہ اندوزی کو جو حکومت کے اغراض ومقاصد کے مطابق نہ ہو روا نہیں سمجھتا۔ ناقص مال کو دھوکے سے اچھا ظاہر کر کے فروخت کرنا تو پرلے درجہ کی بددیانتی ہے اور نہ صرف اخلاقی گناہ ہے بلکہ قانوناً بھی جرم ہے۔

اسلام میں دوسرے مذہب کی نسبت یہ خوبی ہے کہ یہ معیاری دیانتداری اور تقوی کی تلقین کر کے نہیں رہ جاتا بلکہ اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے نہایت موزوں اور جچے تلے قواعد بھی مقرر کرتا ہے۔ چنانچہ ہمارے قدیم شارحین شرح متین نے ان قواعد کو بڑی محنت سے قرآن وسنت کے مطابق وضع کیا ہے۔ ان قواعد کی اشاعت اہل علم حضرات کا کام ہے چاہیے کہ وقتاً فوقتاً حکومتی سطح پر ان قواعد کی اہل علم حضرات کے ذریعہ تشہیر کرائی جائے۔ تا کہ مسلمان تاجر اور صنعت کار خسران دین و دنیا سے بچیں۔ ان قواعد کو نہایت سادہ اور بادلیل عبارت میں وسیع پیمانہ پر شائع کیا جائے اور حکومت کو چاہیئے کہ جو قانون وہ اس تعلق میں بنائے ان پر سختی سے عمل کرائے۔ ہمیں یقین ہے کہ تھوڑی ہی مدت میں ہمارے بازار اور منڈیاں دیانتداری کے معاملات میں کم از کم یورپ کے بازاروں اور منڈیوں سے سبقت نہ لے جائیں گی تو ان کے مقابلہ میں عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گی۔

اسلامی سیرت کا مظاہرہ

بلا تبصرہ

اسلامی سیرت کے مظاہرہ کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی سیرت میں پختگی نہیں ہے وہ بھی اس کا اثر لیتے ہیں اور چاہے شرما حضوری ہی سہی کوئی ایسا کام کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں جو اسلام کی نفی کرتے ہوں۔ کم از کم وہ اپنے اندر یہ تو محسوس کریں گے کہ ایک مسلمان تو اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں اتنا پختہ ہو اور ہم اس کے سامنے اپنی خامی کا مظاہرہ کریں۔ لندن کے جس ڈنر میں حاضری دینے سے تین مسلمان ملکوں کے مسلمان سربراہوں نے معذوری ظاہر کی اور رمضان کے احترام کو ملحوظ رکھا انہوں نے دراصل تبلیغ کا فرض انجام دیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی سبق دیا کہ وہ بھی رمضان کا احترام کرنا سیکھیں۔

سر ظفر اللہ خان جو احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قدر اس لئے کی گئی کہ متحدہ اقوام کے کسی اجلاس میں ان کی نماز ترک نہیں ہوئی۔ اجلاس ہو رہا ہے اور وہ وقت پر نماز پڑھنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ سوچئے جن لوگوں نے دیکھا کہ مملکت پاکستان کا وزیر خارجہ متحدہ اقوام کے اجلاس سے نماز پڑھنے کی خاطر اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ ان پر اس کا کیا اثر ہوا ہوگا۔

اب ذرا آگے بڑھ کر کسی مسلمان ملک کا سفیر ان تقریبات میں جانے سے انکار کر دے جہاں شراب بھی لنڈھائی جاتی ہے تو کچھ نہ پوچھئے کہ اس کے اسلامی کردار کا دوسروں پر کیا اثر ہوگا۔ اور لوگ اسے کن نگاہوں سے دیکھیں گے۔ لیکن اس بات سے روح کو بے حد صدمہ ہوتا ہے کہ مسلمان ملکوں کی سفارتی تقریبات میں مہمانوں کی تواضع شراب سے کی جاتی ہے اور اس طرح گناہ کا ارتکاب ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی دعوت بھی دی جاتی ہے (دعوت دہلی)

(منقول از صدق جدید لکھنؤ)

درخواست دعا

(۱) محترم بابو محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ٹرین کنٹرولر ریلوے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(مجید احمد مینٹل ہسپتال لاہور)

(۲) خاکسار کی بیوی سخت بیمار ہے۔ جملہ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

محمد اعظم بوتالوی
۵-۱۶ وحدت کالونی لاہور

تقوی اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۳)

باقی مجاہدات میں سے روزے ہیں ان کے ذریعہ بھی نفس میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (بقرہ ۱۸۴)

یعنی اے مومنو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ روزوں کی غرض نفس کو اس کی بہت سی پلیدیوں سے پاک کرنا اور اس میں ایک صفائی اور جلا پیدا کرنا ہے۔ جو دوسرے مرحلہ سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی خاطر کھانے پینے اور شہوانی جذبات پر قید لگانا اور لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرکے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا جو سب روزے کے ضروری حصے ہیں نفس انسانی میں ایک خاص جلا پیدا کرتا ہے اور قوت کشفی کو بڑھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی ماہ کے نفلی روزے رکھ کر اللہ تعالےٰ کے مختلف انوار کا مشاہدہ کیا۔ جس کا حضور نے تفصیل سے اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے۔

اسی طرح حج کی بھی عبادت ہے جس کو شریعت نے بعض شرائط کے ساتھ فرض قرار دیا ہے۔ وہ بھی روزوں کی طرح والذین ھم للزکٰوۃ فاعلون میں آتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے جہاں حج کا ذکر فرمایا ہے (بقرہ ع ۲۴) وہاں اسی رکوع میں پانچ مرتبہ تقوے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور شہوانی باتوں سے بچنے۔ گناہ اور جھگڑا نہ کرنے اور کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے استغفار کرنے اور دنیا اور آخرت کی حسنات کے لئے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور ان تمام کو حج کے لئے ضروری بلکہ اس کا مقصد قرار دیا ہے۔ اس سے حج کی اہمیت اور اس کا نفس انسانی کی اصلاح میں دخل واضح ہے۔ البتہ اس عبادت کے لئے اللہ تعالےٰ نے صحت سفر خرچ اور راستے کا امن میسر ہونے کی شرائط رکھی ہیں۔ جس کو یہ تین چیزیں حاصل ہوں اس پر حج فرض کیا ہے۔ شریعت کے پانچ ارکان میں سے حج ایک رکن ہے۔

چوتھا مرحلہ۔ تقوے میں اس سے اوپر کا قدم وہ مرحلہ ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے

والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذالک فاولٰئک ھم العادون

یعنی وہ اپنی فروج کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے کہ ان کے بارے میں ان پر ملامت نہیں۔ لیکن جو اس سے زیادہ چاہے گا۔ وہ سرکشی کرنے والوں میں ہوگا۔ فروج سے مراد تمام سوراخ ہیں یعنی آنکھوں۔ کانوں۔ منہ۔ اور شرمگاہیں۔ تقوے کے اس مرحلہ پر ان سب کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ ان کی حفاظت سے درحقیقت گناہ کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ زبان کی حفاظت انسان کا ایک بڑا زیور ہے۔ بہت سی بداخلاقیاں۔ خرابیوں اور فسادات کا موجب یہ زبان ہوتی ہے۔ راستباز میٹھی اور غیر ضرر رساں زبان انسان کو دوسروں کی نگاہ میں باوقار اور محبوب بنا دیتی ہے۔ پھر آنکھیں ہیں ان پر قابو انسان کو بڑی بے حیائیوں سے بچاتا ہے۔ حیا کے عظیم الشان خلق کی حامل آنکھیں ہوتی ہیں۔ جب تک انسان کی آنکھیں باقی ہر طرف سے بند نہ ہوں۔ وہ خدا کی طرف نہیں کھلتیں حسن کے دیکھنے کا راستہ آنکھیں ہی ہیں۔ اگر کسی کو خدا کا حسن مشاہدہ کرنے کا شوق ہو۔ تو وہ تب ہی پورا ہوتا ہے۔ جب آنکھیں باقی حسنوں سے مستغنی ہو جائیں گویا کہ وہ اندھی ہیں۔ پھر کان ہیں یہ بھی اثرات کے قبول کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ ان کو بد اثرات سے محفوظ کر لینا قلب میں پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔ لغو باتوں سے مزے لینا۔ گانے بجانے کی سریلی آوازوں سے حظ اٹھانا۔ نامحرم عورتوں کی آوازوں سے لذت حاصل کرنا۔ چغلی۔ بدگوئی اور گالیوں کو سننا انسانی قلب کو گندا کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں نیک باتوں کا کانوں میں ڈالنا صالحین کی باتوں کو سننا اور خدا تعالےٰ کے کلام کو بار بار کانوں میں ڈالنا قلب کی اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے۔ پھر ان سب سے بڑھ کر انسان کی شرمگاہیں ہیں۔ ان کی حفاظت ایک بہت بڑے معرکہ کا کام ہے۔ اور خدا کے خاص فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اور حاصل ہو جائے تو نفس کو اپنے خدا کے بہت قریب لے جاتا ہے۔ گویا وہ ایک مضبوط قلعہ میں آجاتا ہے۔

اور آئندہ معرکے کے لئے اعلیٰ درجے کے ہتھیاروں کے ساتھ یعنی عفت اور خدا ترسی کے ہتھیار سے مسلح ہو جاتا ہے۔ شہوانی جذبات ایک طوفان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سے بچاؤ خدا تعالےٰ کا خاص رحم چاہتا ہے اور اس بچاؤ کے بعد قلب میں ایک خاص نور پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان خدا کے قریب اور اس کی محبت میں بڑھتا ہے۔ اگرچہ یہ مقام خدا کے فضل سے ہی حاصل ہوتا ہے تاہم اس فضل اور رحم کو کھینچنے کے لئے ایک مومن مجاہدات کا کافوری شربت پیتا ہے۔ جس سے یہ جوش نفسانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور اس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد وہ خدا کی طرف سے شربت زنجبیلی یعنی خدا کی محبت کا شربت پلایا جاتا ہے (سورۃ الدھر پ ۲۹) کے پہلے رکوع میں اللہ تعالےٰ نے ان دونوں قسم کے شربتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور کافوری شربت کا پینا مومنوں کے مجاہدات پر موقوف کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا۔

گویا وہ اپنی کوششوں اور مجاہدات سے اس شربت کافوری کے چشمہ کو جاری کرکے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پیتے ہیں۔ پھر آگے جا کر شربت زنجبیلی کے متعلق فرماتا ہے۔

ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا۔ عینا فیھا تسمی سلسبیلا

یعنی وہ زنجبیلی شربت پلائے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک چشمہ جو جاری رہتا ہے۔ یہ زنجبیلی شربت محبت الٰہی ہے جو پیدا ہونے کے بعد عجیب طور پر خدا تعالےٰ کی اطاعت اور اس کی رضا جوئی کے کام کرواتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

من نہ آنم ما یہ کردار ہا
عشق ہوشیدہ واز شدکار ہا

یہ مقام مالی قربانی اور خدا تعالےٰ کی خاطر بھوکا پیاسا رہنے سے بہت اونچا ہے۔ اب اوقات انسان اپنے اموال اور جسمانی ضروریات کو شہوانی جذبات کی تسکین کے لئے نہایت بے دردی سے قربان کر دیتا ہے اور اس میں لذت پاتا ہے۔ ما ملکت ایمانھم کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے مراد نوکرانیاں نہیں۔ اور نہ ہی ایسی عورتیں مراد ہیں۔ جو خرید کر لونڈیاں بنالی جاتی ہیں

جیسا کہ اس وقت بعض اسلامی ممالک میں کیا جاتا ہے۔ بلکہ ان سے مراد ایسی عورتیں ہیں جو باقاعدہ جنگ کے نتیجہ میں بطور قیدی آئیں اور وہ خود یا ان کی قوم فدیہ دے کے انہیں آزاد کرانے کے لئے تیار نہ ہو اور اسلامی حکومت بھی ان کو بطور احسان چھوڑ نہ سکتی ہو۔ جس کی ترغیب سورۃ محمد میں دلائی گئی ہے۔ اگر ان کا بطور احسان نہ چھوڑنا کسی خطرہ یا مشکل کی وجہ سے ہو۔ تو پھر یہ بھی اسلامی حکومت کو ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ ان کا فدیہ خود اسلامی حکومت دے (سورہ توبہ ع ۸) اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو انہیں مکاتبت کا اختیار دے دے۔ یعنی اس شرط پہ آزاد کر دے کہ وہ بعد میں محنت مزدوری کرکے اپنا فدیہ ادا کر دیں (سورہ نور ع ۵) اگر ان میں سے کوئی صورت بھی پیدا نہ ہو سکے۔ تو پھر ان سے جبراً شادی جائز ہے۔ اور پھر بھی اگر بچہ پیدا ہو جائے تو آزاد ہو جاتی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ یہ نہایت ہی شاذ والا معاملہ ہے۔ کہ حقیقی طور پر کسی کے ساتھ بطور لونڈی جبراً شادی کی جا سکے۔ اپنے نفس کے لئے اس میں نرمی پیدا کرنا شریعت نے جائز نہیں رکھا۔ بلکہ وہ نفس پرستی ہے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے تقوے کی یہ چوتھی سیڑھی شہوات نفسانیہ کا ٹھنڈا ہونا اور ان کے موجبات کا ترک قرار دی ہے۔

اس کے بعد پانچواں مرحلہ وہ ہے جو اس آیت میں مذکور ہے الذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون کہ وہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پورے طور پر رعایت رکھتے ہیں اس میں معاشرہ کی درستی کا سبق ہے زکوٰۃ اور حفاظت فروج کے ساتھ بھی معاشرہ کی درستی ہوتی ہے لیکن یہاں اس کو زیادہ وسعت دے دی گئی ہے اگر امانتوں کی ادائیگی اور عہدوں کے پورا کرنے کی صحیح رنگ میں پابندی کی جائے تو معاشرہ میں بہت خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور اخلاق میں بلندی آتی ہے امانت اور دیانت کے متعلق رسول کریمؐ بڑی سختی سے پابندی فرمایا کرتے تھے اسلامی فوج نے جب خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو ایک یہودی رئیس کا گلہ بان مسلمان ہو گیا اس نے رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس رئیس کی بکریاں اس کے چرانے کے لئے تھیں اب وہ ان کے متعلق کیا کرے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بکریوں کا منہ یہودیوں کے قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو اس طرف دھکیل دو اللہ تعالےٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا بکریاں قلعہ کے پاس پہنچ گئیں اور قلعہ کے اندر کر لی گئیں (سیرۃ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۴۵ بحوالہ تفسیر کبیر) یہ امانت کے متعلق انتہائی احتیاط کرنے والی مثال ہے جنگ میں وہ بکریاں دشمن کی تقویت کا موجب بن سکتی تھیں تب بھی چونکہ وہ بطور امانت تھیں اس لئے واپس کروائی گئیں۔

حکومت کو بھی اسلام نے امانت قرار دیا ہے اور حکومت کے کام ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (نساء ۵۹) یعنی خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے اہل کی طرف لوٹاؤ۔ یعنی حکومت کے کام ان لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہوں خویش پروری اور خودغرضی نہ کرو بلکہ حکومت کو قومی امانت سمجھتے ہوئے اس کے کام اہل لوگوں کے سپرد کرو اگر اس پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو معاشرہ میں بہت درستی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ وسیع رنگ میں قائم ہوتا ہے

وفائے عہد کے متعلق بھی رسول کریمؐ اور صحابہ کی بڑی عمدہ عمدہ مثالیں ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ والوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا گیا کہ اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص مسلمان ہو کر رسول کریمؐ کے پاس آیا تو اسے مکہ اس کے رشتہ داروں کی طرف واپس کر دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ گیا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ اس معاہدہ کے فوراً بعد سہیل جو مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ کر رہا تھا کی موجودگی میں اس کا نوجوان لڑکا جسے سہیل نے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے رسیوں سے جکڑا ہوا تھا سہیل کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتا ہوا چھوٹ کر رسول کریمؐ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس وقت اسکے جسم پر ان سختیوں کے نشان تھے جو اس کے صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے کی گئی تھیں سہیل نے اسکے آجانے پر اعتراض کیا اور کہا کہ اسے واپس کیا جانا چاہیئے۔ مسلمانوں کیلئے یہ انتہائی رنج دینے والی بات تھی کہ وہ اپنے ایک بھائی کو ایسی سختی کی حالت میں پھر واپس کر دیں۔ لیکن رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خدا کا نبی معاہدہ کرنے کے بعد اسے توڑا نہیں کرتا۔ چنانچہ سہیل کے بیٹے کو واپس بھیج دیا گیا۔ اسی طرح مکہ کا ایک اور نوجوان ابوبصیر آپؐ کے پاس مدینہ پہنچا لیکن اسے بھی اسی معاہدہ کی وجہ سے واپس کر دیا گیا۔

درحقیقت امانت کی واپسی اور عہدوں کا پورا کرنا اگرچہ اس کے راستے میں مشکلات بھی حائل ہوں ایک بڑا تقویٰ چاہتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے تقویٰ کی پانچویں سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں امانتوں اور عہدوں کی رعایت کے ایک نہایت لطیف معنے بھی کئے ہیں اور وہی درحقیقت یہاں مراد بھی ہیں۔ امانت سے جو منشاء الٰہی آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان

انہ کان ظلوماً جہولا (احزاب ۳ع)

میں ہے وہی منشاء الٰہی اس آیت میں ہے سورہ احزاب والی مذکورہ آیت کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہیئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا ....یعنی خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسی خدا کی طرف جھک سکتا تھا کہ نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۹)

سو یہاں بھی امانتوں سے مراد وہ امانتیں ہیں جو انسان کو وجود اور طاقتوں کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں اور مومن اگر ان کی منشاء الٰہی کے ماتحت اور اس کے حکم کے مطابق استعمال کر کے اپنے خدا کو وہ امانتیں واپس کرتا ہے تو تقویٰ کا یہ مقام حاصل کرتا ہے۔ ورنہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے عہدوں سے بھی وہ عہد مراد ہیں جو وہ اپنے خدا سے وفاداری اور محبت کے عہد باندھتا ہے اور پھر ان کو نبھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

یارب مرا بہر قدمم استوار دار
واں روز خود مباد کہ عہد تو بشکنم

چھٹا مرحلہ

تقویٰ کا چھٹا اور آخری مرحلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔

والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون۔

یعنی وہ اپنی نمازوں یا ذکر الٰہی کی کامل طور پر حفاظت کرتے ہیں۔ نمازوں کو ان کی جمیع شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ذکر الٰہی کو اپنی زندگی کی غذا بناتے ہیں۔ نمازوں کی شرائط یہ ہیں کہ وہ اوقات کی پابندی کے ساتھ مسجد میں با جماعت اور پورے حضور قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جائیں۔ گویا انسان اپنے خدا کے حضور کھڑا ہو کر اس کی خدمت میں التجائیں کر رہا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (بخاری) کہ تو اللہ کی عبادت کرے اسی طرح کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت نہ ہو تو کم از کم یہ کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص رکن پر مقدمہ چل رہا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں بریت عطا فرمائے۔

صدقات کا وعدہ کرنیوالے دوست فوری توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مجلس مشاورت کے دوران میں شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی کی تحریک پر مختلف جماعتوں اور اداروں اور افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے صدقے کی رقوم کے وعدے لکھوائے تھے۔ ان میں سے بعض رقوم تو موقع پر ہی نقد ادا کر دی گئی تھیں۔ لیکن اکثر رقوم وعدہ کی صورت میں تھیں۔ سو وعدہ والی رقوم کے متعلق ذیل میں فہرست درج کر کے وعدہ کرنے والے دوستوں اور جماعتوں اور اداروں کو یاددہانی کرائی جاتی کہ ازراہ مہربانی اپنے وعدہ کی رقوم جلد تر **دفتر پرائیویٹ سیکرٹری** ربوہ کے نام بھجوا دیں تاکہ صدقہ کی رقم بلا توقف مستحقین میں تقسیم کی جا سکے۔ وعدوں کی رقوم کی کل میزان ۴۸۸۸-۶۲ روپے تھی جن میں سے ۱۱۶۷-۶۲ روپے بصورت نقد و بصورت چیک وصول ہو چکے ہیں اور باقی ۳۷۲۱-۰ روپے ابھی تک قابل وصول ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ متعلقہ جماعتوں اور اداروں اور دوستوں کو اس معاملہ میں فوری توجہ دے کر اپنے ذمہ کی رقوم جلد تر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دینی چاہئیں۔

علاوہ ازیں اگر کوئی اور دوست یا جماعت اس مبارک تحریک میں حصہ لینا چاہیں تو وہ بھی اپنی طرف سے اپنے اخلاص اور طاقت کے مطابق رقوم بھجوا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب حصہ لینے والوں کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو عاجل شفا عطا فرمائے جیسا کہ میں نے مشاورت میں اعلان کر دیا تھا۔ اس رقم کا کچھ حصہ تو جانوروں کے ذبیحہ کی صورت میں صدقہ دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بھی مسنون طریق ہے۔ مگر بیشتر حصہ غریب **بیماروں** اور **یتیموں** اور **بیواؤں** اور دیگر **مستحق لوگوں** میں تقسیم کیا جائے گا۔ اگر بیرونی جماعتوں میں ایسے مستحق غریب ہوں تو ان میں بھی انشاء اللہ مقامی امراء کی تصدیق کرنے پر اس میں سے مناسب حصہ دیا جائے گا۔ فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹/۳/۶۱)

فہرست وعدہ جات صدقہ حضور اقدس

نمبر شمار	نام	رقم
۱	جماعت احمدیہ کراچی	۲۵۰
۲	″ لائلپور	۱۲۱
۳	″ راولپنڈی	۱۰۰
۴	جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۱۰۰
۵	″ گجرات شہر	۱۰۰
۶	″ منٹگمری	۵۱
۷	″ ملتان	۱۲۵
۸	کوہاٹ پارہ چنار	۵۰
۹	مشرقی پاکستان	۱۰۰
۱۰	جماعت احمدیہ ضلع گجرات	۱۰۰
۱۱	مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری از حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۰۰
۱۲	جماعت احمدیہ خیرپور ڈویژن	۱۰۰
۱۳	″ بہاولنگر	۵۱
۱۴	″ ڈیرہ غازیخاں	۲۵
۱۵	″ چاہ اسمٰعیل ڈیرہ غازیخاں	۱۰
۱۶	فضل عمر ہوسٹل ربوہ	۱۵
۱۷	جماعت احمدیہ دوالمیال	۴۰
۱۸	″ ″ راجن پور	۲۵
۱۹	″ ″ بالاکوٹ	۲۰
۲۰	″ چک ۲۳ جنوبی سرگودھا	۲۵
۲۱	″ مظفرگڑھ	۲۵
۲۲	″ ربیہ ضلع مظفرگڑھ	۱۰
۲۳	″ چک ۱۹۳ ضلع مظفرگڑھ	۵
۲۴	کارکنان صدر انجمن احمدیہ	۴۰
۲۵	جماعت احمدیہ سرگودہا	۳۰۰
۲۶	″ ″ از بھائی محمود احمد صاحب	۱۰۰
۲۷	صدر صاحب عمومی منجانب جماعت ربوہ	۳۰
۲۸	جماعت احمدیہ مردان	۳۰
۲۹	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۱۰۱
۳۰	فضل احمد صاحب جماعت احمدیہ رحیم یار خاں	۵۰
۳۱	مجلس انصار اللہ راولپنڈی	۳۰
۳۲	غلام محمد صاحب سیکرٹری شمس آباد اٹک	۵۰
۳۳	لجنہ اماء اللہ ربوہ مزید	۱۰۰
۳۴	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر	۱۰۰
۳۵	″ ″ وزیرآباد	۵۰
۳۶	″ ″ حافظ آباد	۲۵
۳۷	″ ″ گکھڑ	۱۰
۳۸	خدام الاحمدیہ راولپنڈی	۲۵
۳۹	جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی	۱۵
۴۰	احمد نگر	۲۰
۴۱	صدر گوگیرہ	۱۲
۴۲	رائے سجاول خان صاحب ہل بھٹیاں	۱۰
۴۳	مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ربوہ منجانب آنحضرت صلعم	[illegible]
۴۴	خدام الاحمدیہ ربوہ	۵۰

وصیت کے روحانی فوائد

(از مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

(۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آرہے ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ وبالا کر دیگا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے دنیا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو جو کام آوے۔"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۳۲)

وصیت علامتِ تقویٰ شعاری ہے

نظام وصیت انسان کو تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے کی تلقین کرتا ہے جو اس نظام میں داخل ہوتا ہے وہ عملاً یہ ثابت کرتا ہے کہ اسے تقویٰ پسند ہے اور وہ اس کے حصول کے لئے سعی کرنے والا ہے۔ کیونکہ موصی کے لئے تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونا نظام وصیت کی شرائط میں سے ایک شرط ہے پس "وصیت" انسان کو تقویٰ اختیار کرنے اور تقویٰ پر قائم رکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور جس کو یہ حاصل ہو گیا گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہا تو سب کچھ باقی ہے

انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔"

(الوصیت صفحہ ۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"

موصی پر ابدی رحمتوں کی بارش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ "انزل فیھا کل رحمۃ" یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں ملا۔"

(الوصیت صفحہ ۲۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس کام (یعنی وصیت کے کام) میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۲۲)

وصیت نسلوں کا ایمان تازہ کریگی

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنے ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(الوصیت صفحہ ۲۵)

حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت میں شریک ہونے والے احباب کے لئے رسالہ الوصیت میں دعائیں تحریر فرمائی ہیں۔ ہر احمدی جو وصیت کرتا ہے وہی ان دعاؤں کا وارث ہے۔ اور جو وصیت نہیں کرتا وہ ان دعاؤں کا وارث نہیں۔

واضح رہے کہ مامور من اللہ کی دعاؤں کا وارث ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق دے کر ان دعاؤں کا وارث بنا دے۔ اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

جماعت کو خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے انعام پائیں۔"

(الوصیت صفحہ ۱۰)

خلیفہ وقت کی طرف سے مبارک باد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

نقد رقوم کی صورت میں صدقہ دینے والے مخلصین جماعت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے صدقہ کی جو تحریک ہوئی تھی اس میں اس وقت تک مندرجہ ذیل جماعتوں اور دوستوں نے نقد رقوم ادا فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ حصہ لینے والوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ کو عاجل و کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

فہرست صدقہ حضور اقدس (نقد رقوم)

نام	رقم	نام	رقم
جماعت احمدیہ کوئٹہ	۵۰-۰۰	جماعت احمدیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۴-۰۰
" " شیخوپورہ	۵۰-۰۰	بذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دارالیمن ربوہ	۹-۰۰
" " بدوملہی	۴۰-۰۰	جماعت احمدیہ بہاولپور شہر	۵۰-۰۰
" " لاہور	۱۵۰-۰۰	میر عبدالعزیز صاحب "	۵-۰۰
" " شاہ مسکین	۱۰-۰۰	محلہ دارالیمن شرقی ربوہ	۸-۳۷
رائے شمشیر خانصاحب	۵-۰۰	میجر عبدالحمید صاحب ربوہ	۱۰-۰۰
مجلس خدام الاحمدیہ لاہور	۲۵-۰۰	کرم الٰہی صاحب ڈرائیور حضرت اقدس	۵-۰۰
جماعت احمدیہ قصور	۱۰-۰۰	چوہدری جلال دین صاحب چک نمبر ۳۷ ج سرگودھا	۲-۰۰
" " پتوکی	۵-۰۰	سیکرٹری صاحب مال محلہ دارالصدر شرقی	۱۷-۲۵
عبدالقادر صاحب ماہنی سیال	۵-۰۰	چوہدری اللہ دتہ صاحب پتوکی	۵-۰۰
جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۵۰-۰۰	کارکنان تحریک جدید	۲۰۰-۰۰
مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ	۱۰-۰۰	خدام الاحمدیہ مرکزیہ بذریعہ چیک	۲۰۰-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب بہاولپور	۱۰-۰۰	میاں محمد یوسف صاحب صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بذریعہ چیک	۱۰۰-۰۰
محمد صدیق صاحب گکھڑ	۱۰-۰۰	ڈاکٹر اے آر صدیقی میرپور خاص منجانب حیدرآباد ڈویژن بذریعہ چیک	۱۰۰-۰۰
جماعت احمدیہ شیخوپورہ مزید	۵۲-۰۰		
مرزا احمد بیگ صاحب منٹگمری	۵-۰۰		
مولوی جلال الدین صاحب شمس	۱۰-۰۰		
حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰۰-۰۰		
عبدالخالق صاحب چک منگلہ	۵-۰۰		
مولوی نیاز محمد صاحب چک ۳۹ جنوبی سرگودھا	۵-۰۰		
چوہدری حاکم علی صاحب چک ۹۵ "	۵-۰۰		
کرم الٰہی صاحب صدر مولوی رحمت علی صاحب	۱۰-۰۰		
جماعت احمدیہ ابدال ضلع گوجرانوالہ	۵-۰۰		
" گرمولا ورکاں "	۱۰-۰۰		
" ترگڑی "	۵-۰۰		
" دوملی گے "	۱۰-۰۰		
		میزان	۱۳۶۷-۶۲

درخواست دعا

بندہ بعض پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفاء چوک کھائی گوجرانوالہ)

امداد باہمی کے اصول پر کھیتی باڑی

صدر پاکستان نے سکھر میں بنیادی جمہوریتوں کے دو ہزار ممبروں سے خطاب کرتے ہوئے کھیتی باڑی کے موضوع پر جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ پوری توجہ کے مستحق ہیں۔

صدر مملکت نے اپنی اس تقریر میں امداد باہمی کے اصول پر کھیتی باڑی کی فوری ضرورت کی طرف ایک بار پھر عوام کو متوجہ کیا ہے کھیتی باڑی کے لئے امداد باہمی کا اصول اپنانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر کاشتکار کھیتی باڑی کے جدید طریقوں کو اختیار نہیں کر سکتے۔ مثلاً میکانی آلات زراعت کیمیاوی کھاد، کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں سے پودوں کی حفاظت زمین کے بنجر قطعات کو دوبارہ کاشت کے قابل بنانا وغیرہ۔ امداد باہمی کے اصول پر کھیتی باڑی نہ کرنے سے کاشتکار معقول قیمت پر غلہ کی نکاسی (مارکیٹنگ) اور زرعی قرضے کی سہولتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ مختصر یہ کہ تھوڑی اور منتشر اراضی کے سبب کاشتکار کو جن مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ امداد باہمی کا اصول اپنا کر ان پر قابو پا سکتا ہے۔

یہ بات قابل افسوس ہے کہ بیسویں صدی کے وسط میں بھی ہمارے کاشتکار زراعت کے دور ہزار سالہ قبل کے فرسودہ اور قدیم طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعات پر آج بھی بیلوں کی مدد سے ہل چلایا جاتا ہے۔ ادنیٰ قسم کے بیج مٹھیوں میں بھر کر زمین پر بکھیرے جاتے ہیں۔ اور معمولی سی کھاد تھوڑی مقدار میں استعمال کی جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں پچاسی فیصدی آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ اس لئے کاشتکاروں سے ہمارے ہردلعزیز صدر کا تعلق ایک فطری بات ہے اور ان کی دلی خواہش یہ ہے کہ ملک میں زرعی ترقی ہو اور ہمارے کسان آسودہ حال ہوں۔ انہوں نے کونسلروں سے یہ کہا کہ ہوائی جہاز سے جب انہوں نے یہ دیکھا کہ نوشاب سے سکھر تک سیم اور تھور سے دب کر ایک کروڑ ایکڑ سے زائد اراضی تباہ ہو چکی ہے تو انہیں دلی صدمہ پہنچا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ملک کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ آگے بڑھیں اور زراعت کے پیشہ کو اختیار کریں۔

افسوس کہ آج بہت کم لوگوں کو اس کا احساس ہے کہ جدید زرعی مشینوں سے کھیتی باڑی کر کے ہی کیا ملک اپنی زندگی اور رہن سہن کا معیار اونچا کر سکتا ہے ہمارے سامنے نیوزی لینڈ کی مثال ہے جہاں کے لوگ زراعت کے جدید طریقے اختیار کر کے بڑی خوش حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور دولت میں کھیلتے ہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ دنیا میں فی کس آمدنی سب سے زیادہ امریکہ کی ہے اور دوم درجہ پر کینیڈا کی ہے جو ۵۰۰ ۴ روپے سالانہ ہے۔ نیوزی لینڈ میں جو ایک زراعتی ملک ہے فی کس آمدنی ۲۸۰۰ روپے سالانہ ہے جو دنیا میں تیسرے درجہ پر ہے اور کینیڈا کے لگ بھگ ہی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زراعت سے کس درجہ خوش حالی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ہم بھی یہی کچھ کر سکتے ہیں مگر بدقسمتی سے ہمارے عوام پرانی ڈگر سے ہٹنا نہیں چاہتے بالخصوص امداد باہمی کے اصول کو اپنانا انہیں زیادہ پسند نہیں۔ کیونکہ ہر ایک اپنی گدڑی میں مست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے پانچسالہ ترقیاتی منصوبہ بنانے والوں کے نزدیک امداد باہمی کے اصول پر کھیتی باڑی ناقابل عمل ٹھہری۔ تاہم جب مہاجر کاشتکار بسائے جانے لگے تو ۱۹۴۸ء میں محکمہ امداد باہمی نے ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور۔ سرگودھا اور میانوالی میں اس اصول کی پہل کی یعنی ڈویلپمنٹ بھی کوآپریٹو فارمنگ (امداد باہمی کے اصول پر کاشت) کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اس سلسلہ میں عام طور پر بنجر علاقوں کے ہر چک میں امداد باہمی کی ایک انجمن بنائی جاتی ہے اور ہر خاندان کو ساڑھے بارہ سے پندرہ ایکڑ تک زمین الاٹ کی جاتی ہے۔ امداد باہمی کی انجمنوں کو سنٹرل کوآپریٹو بنک روپیہ دیتا ہے تاکہ انجمن کے ممبر بغیر سودی قرضہ کے آلات کشاورزی بیج اور کھاد وغیرہ خریدیں۔ مکان اور گودام تعمیر کرائیں اور آبپاشی اور مارکیٹنگ کا انتظام کریں۔

مشرقی پاکستان میں تو مغربی صوبے سے کہیں زیادہ کوآپریٹو فارمنگ کی ضرورت ہے کیونکہ وہاں اوسط زرعی ملکیت صرف دو ایکڑ ہے جس پر اچھی طرح کاشت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ زرعی ترقی کی رفتار بہت سست ہے مشرقی پاکستان میں بہت کم نمونے کے فارم ہیں۔ مثلاً بدرکھالی کی ایک چار ہزار ایکڑ والی بازیابی کی سکیم ہے۔ جس کے تحت ساحلی علاقے کو خشک کر کے زمین حاصل کی گئی ہے اور اس پر امداد باہمی کے اصول کے تحت کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔

امداد باہمی کے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں حکومت ان کو دور کرنا چاہتی ہے سب سے بڑی رکاوٹ انتشار اراضی تھی۔ چنانچہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں بڑے پیمانے پر اشتمال اراضی (چک بندی) کی جا رہی ہے۔ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کام ہمارے پاکستان میں بڑی تیزی سے ہو رہا ہے جس کے نتائج خصوصاً مغربی پاکستان میں اچھے ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک اور رکاوٹ مشرقی پاکستان میں ذیلی جاگیرداری کے حقوق کی صورت میں ہے جو اصل میں مستقل بندوبست اور زمینداری نظام کا ورثہ ہے۔ سٹیٹ ایکوزیشن ایکٹ (قانون حصول اراضی) مجریہ ۱۹۵۰ء میں اس نظام کو ختم کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت کچھ کام بھی ہوا ہے۔ حکومت زمینداروں سے زمین خرید کر کاشتکاروں میں تقسیم کر رہی ہے۔ اس کے باوجود اب محسوس ہوتا ہے کہ رضاکارانہ طور پر امداد باہمی کے اصول کے تحت کھیتی باڑی ممکن نہیں اور یونین کونسلوں کے ذریعہ کاشتکاروں کو یہ اصول اپنانے کے لئے کسی حد تک جبر ناگزیر ہوگا تاکہ غریب اور پسماندہ کسان خود اپنی بھلائی کے لئے قدم اٹھائیں۔ چنانچہ صدر مملکت نے اپنی سکھر کی تقریر میں اس امر کا اشارہ کیا ہے کہ امداد باہمی کے تحت کاشتکاری کا طریقہ جاری کرنے کے لئے اگر قانونی قدم اٹھانا پڑا تو اس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ کوآپریٹو فارمنگ کئی طریقوں کے تحت کی جا سکتی ہے اور آغاز کار کے طور پر ہم ایسے طریقے اختیار کر سکتے ہیں جن میں انفرادی حقوق سے کلی طور پر دست بردار ہونا پڑے۔

بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں چار ممکن طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں ایک تو یہ کہ انجمن امداد باہمی زمین کے تمام مالکانہ اور انتظامی حقوق خود حاصل کرے۔ دوسرے یہ کہ انجمن محض زمین کو استعمال کرنے اور اس کا انتظام کرنے کا حق حاصل کرے۔ تیسرے یہ کہ انجمن نہ مالکانہ حقوق حاصل کرے نہ زمین کے استعمال یا انتظام کا حق بلکہ وہ کاشتکار کو کیمیاوی کھاد، بیج اور آلات کشاورزی فراہم کرنے اور غلہ اور اجناس فروخت کرنے کی ذمہ داری قبول کرے اور کھیتی باڑی کا طریقہ متعین کرے اور آخری اور چوتھا طریقہ یہ کہ انجمن کھیتی باڑی کا طریقہ بھی متعین نہ کرے بلکہ صرف زرعی ضروریات فراہم کرے ہم تیسرا طریقہ اپنانے کے حق میں ہیں اور اسی کی پرزور سفارش کریں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے ملک کے حالات کے مطابق ہے زرعی توسیع کے محکمے کے کارندوں کو چاہئے کہ وہ کاشتکاروں کو کھیتی باڑی کے جدید طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دیں اور انہیں ترقی دادہ بیج۔ کیمیاوی کھاد وغیرہ استعمال کرنے کا مشورہ دیں۔

اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی احتیاط بھی چاہئے کہ انجمن امداد باہمی کے قرضوں کو کاشتکار دوسرے مقاصد مثلاً شادی، بیاہ وغیرہ پر خرچ نہ کر دیں۔ ممکن ہے کاشتکاروں کو یہ پابندی کھٹکے مگر زرعی وسائل کو ترقی دینے اور کاشتکار کو حماقت کی

انصار اللہ (شعبہ تربیت)

مضر صحت اور مضر ایمان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

حدیث میں آیا ہے۔ «من حسن الاسلام ترك ما لا يعنيه»۔ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے۔ کہ جو ضروری نہ ہو چھوڑ دی جائے اسی طرح پر پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے۔ تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جاویں گی۔ یا اگر قید نہ ہو۔ کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو۔ تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔

عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے۔ کہ نشوں اور تقوے میں عداوت ہے۔ افیون نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قوٰے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد ۲۹۷ ۱۰/۶ ۵۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ (شعبہ تربیت) سچائی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

«جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو۔ جو راستگوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہیں اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے۔»

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

نا اندیشی سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ بات ضروری ہے۔

لاؤس میں امن قائم نہ ہوا تو سیٹو مناسب اقدام کریگا

وزارتی کونسل کی متفقہ قرارداد میں متحدہ آزاد لاؤس کے قیام کی حمایت

بنکاک ۳۰ مارچ سیٹو کے آٹھ رکن ممالک کی وزارتی کونسل نے یہاں تین روزہ اجلاس کے آخری دن ایک متفقہ قرارداد میں کہا ہے کہ لاؤس میں پُر امن حالات قائم کرنے کی کوشش ناکام ہو گئیں اور لاؤس پر قبضہ کرنے کی کوشش جاری رہیں تو وہ لاؤس کی آزادی کی حفاظت کے لئے مناسب اقدام کریں گے۔

قرارداد میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر لاؤس اور جنوبی ویت نام پر قبضہ کرنے کی کوششیں کی گئیں تو سیٹو کے ممبر ملک خاموش تماشائی نہیں بنے رہیں گے۔

وزارتی کونسل نے لاؤس کی صورت حال پر گہری تشویش ظاہر کی ہے اور خبردار کیا ہے کہ لاؤس اور جنوبی ویت نام میں کمیونسٹ باہر سے باغی عناصر کو جنیوا کانفرنس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلسل امداد دے رہے ہیں۔ کونسل نے اپنے اس موقف کا اعلان کیا کہ سیٹو ایک متحدہ اور آزاد لاؤس کی حمایت کرتا ہے اور وہ لاؤس کو کسی ایک قوم یا اقوام کے گروپ کے تحت رکھنے کا حامی نہیں ہے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ "آزاد لاؤس کے قیام کا مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ لاؤس میں جنگ ختم نہ ہو اور اس سلسلہ میں بات چیت شروع نہ کر دی جائے۔

کونسل نے برطانیہ اور روس کے درمیان بات چیت شروع کرنے کی کوشش کے سوال پر بھی غور کیا۔ کونسل نے اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ جنوبی ویت نام میں ایک مسلح اقلیت کو باہر سے مدد دے کر جنیوا کانفرنس کے فیصلوں کے خلاف جنوبی ویت نام کی حکومت کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ

اجلاس کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے ایک کانفرنس میں بتایا کہ میں کونسل کی قرارداد سے مطمئن ہوں جس میں مشاہدے کے علاقہ میں امن قائم کرنے پر زور دیا گیا ہے برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہوم نے کونسل کے اجلاس کے بعد لندن روانہ ہونے سے قبل ایک پریس کانفرنس میں اس بات پر زور دیا کہ لاؤس کی غیر جانبداری اور آزادی کی ضمانت دینے کے لئے ایک مؤثر بین الاقوامی ادارہ قائم کرنا چاہیئے لارڈ ہوم نے اعلان کیا کہ برطانیہ لاؤس کی تقسیم کی اجازت نہیں دے گا۔ آپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ برطانیہ ایک آزاد اور غیر جانبدار لاؤس کے قیام کا حامی ہے جو بیرونی قوتوں کی مداخلت سے آزاد ہو اور جہاں کے عوام آزادانہ طور پر اپنی حکومت منتخب کر سکیں۔ آپ نے کہا روس کا فائدہ بھی اسی میں ہے کہ لاؤس حقیقی معنوں میں غیر جانبدار رہے کیونکہ اس سے جنوب مشرقی ایشیاء کے باقی علاقے کو فائدہ پہنچے گا۔ لارڈ ہوم نے مزید کہا "برطانیہ نے روس کو لاؤس پر امن حل کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں ان میں ایک سیاسی سمجھوتے پر زور دیا ہے"

صدر ایوب مئی میں آسٹریلیا جائیں گے

کراچی ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان آئندہ مئی میں آسٹریلیا کے دورے کے بعد نیوزی لینڈ بھی جائیں گے۔

آپ ۵ مئی کو چار دن کے دورے پر آسٹریلیا پہنچیں گے۔ بعد میں آپ تین دن کے لئے نیوزی لینڈ جائیں گے۔ صدر ایوب ملائیشیا بھی جائیں گے۔

یوگوسلاوی زرعی وفد ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۳۰ مارچ۔ یوگوسلاویہ کا چار ارکان پر مشتمل زرعی وفد مشرقی پاکستان کے چار روزہ دورہ پر کل لاہور سے یہاں پہنچ گیا۔ وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا "پاکستان میں زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے مشینی کھیتی باڑی کے بڑے امکانات ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان بہت سے زرعی معاملات ایک جیسے ہیں"

ماؤ ماؤ لیڈر کو رہا نہیں کیا جائیگا

لندن ۳۰ مارچ۔ برطانوی نوآبادیات کے سیکرٹری میکلوڈ نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے۔ کہ ماؤ ماؤ لیڈر کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ ان کی رہائی کینیا کے امن عامہ کے منافی ہے۔

تھل کا ترقیاتی ادارہ آئندہ جولائی میں توڑ دیا جائے گا

مجوزہ زرعی کارپوریشن تھل کی ترقی کا باقی کام سرانجام دے گی

لاہور ۳۰ مارچ میانوالی سرگودہا اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں علاقہ تھل کی ترقی کے لئے قائم نیم خودمختار ادارہ موسوم تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا وجود آئندہ مالی سال سے ختم ہو جائے گا یہ ادارہ ۱۹۴۹ء میں ایک خاص قانون کے تحت قائم ہوا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ صوبائی گورنر کی مشاورتی کونسل نے اس ادارہ کو توڑنے کا اصولی طور پر فیصلہ ستمبر ۱۹۶۰ء میں کیا تھا لیکن اس فیصلہ کو جامہ عمل پہنانے کی کوئی کارروائی بوجوہ معرض التواء میں رہی اب دو تین ماہ کے بعد جب پورے صوبہ کے لئے زرعی ترقیاتی کارپوریشن وجود میں آئے گی تو اس وقت تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی توڑنے کا اعلان کر دیا جائے گا اور پھر تھل کی ترقی کا کام زرعی کارپوریشن سرانجام دے گی گورنر کی مشاورتی کونسل کے اس فیصلہ کے پیش نظر اب تک تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے جنگلات اور بجلی کے شعبے علی الترتیب صوبائی محکمہ جنگلات اور واپڈا کے سپرد کئے جا چکے ہیں اور آج کل صحت اور تعلیم کے شعبے متعلقہ صوبائی محکموں کے سپرد کرنے کے لئے مناسب کارروائی ہو رہی ہے اتھارٹی کے شعبہ صحت کے زیر اہتمام، چار ہسپتال، دو ہیلتھ سنٹر اور انتیس ڈسپنسریاں قائم ہیں اور شعبہ تعلیم تین ہائی سکول پانچ مڈل سکول چون پرائمری سکول چلا رہا ہے۔

میکملن کی پرامیدی

برج پورٹ۔ برطانوی وزیراعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کہا ہے کہ آج مجھے جو پیغام موصول ہوا ہے اس کے بعد یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ مشرق بعید میں کشیدگی کم کرنے کے لئے برطانیہ نے لاؤس کے متعلق جو تجاویز پیش کی تھیں حکومت روس انہیں مذاکرات کے آغاز کے لئے معقول بنیاد تسلیم کر لے گی۔

مسٹر میکملن نے کہا۔ کہ برطانیہ کو سرکاری طور پر روس کی طرف سے اس مفہوم کا کوئی پیغام موصول نہیں ہوا۔ جب ان سے پوچھا گیا گزشتہ چوبیس گھنٹے کے مقابلہ میں اب لاؤس کی صورت حال میں کوئی فرق پڑا ہے؟ تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

بھارت سے چینیوں کے انخلاء کے خلاف احتجاج

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ بھارتی وزیراعظم کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر سعادت علی خان نے لوک سبھا میں بتایا کہ کمیونسٹ چین کی حکومت نے کلکتہ سے دو چینی باشندوں کے انخلاء کے خلاف بھارتی حکومت سے احتجاج کیا ہے بھارت نے اس کا جواب دے دیا ہے مسٹر سعادت علی خان نے مزید بتایا کہ بھارت نے ستر چینیوں کو ملک چھوڑ دینے کی ہدایت کی تھی ان میں سے بیشتر بھارت سے جا چکے ہیں باقی چینی باشندے جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

بھارتی قبائلیوں پر آنسو گیس

نئی دہلی ۳۰ مارچ پولیس نے گزشتہ پیر کے روز تور کے ایک گاؤں میں مشتعل قبائلی مظاہرین کو منتشر کرنے کی غرض سے آنسو گیس استعمال کی یہ قبائلی ریاست بستر کے معزول حکمران پروین چندرا بھانج دیو کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مظاہرین نے پولیس پر پتھر برسائے جن سے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک کانسٹیبل زخمی ہو گئے پولیس نے دو قبائلیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

نیپال کے ایک ضلع میں قتل و غارت، اور عام لوٹ مار

نئی دہلی ۳۰ مارچ اخباری اطلاعات کے مطابق وادی کھٹمنڈو سے ملحقہ ضلع میں تشدد اور لوٹ مار کی تازہ لہر دبانے کے لئے نیپالی فوج اور پولیس کے مزید دستے اس علاقہ میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ایک سال کی خاموشی کے بعد اس ضلع میں لوٹ مار اور قتل و غارت کی وارداتیں پھر شروع ہو گئی ہیں قریباً دو ہفتے بیشتر ایک سو افراد کے ایک جتھے نے ایک گاؤں کو لوٹ لیا۔ پولیس نے ۱۸ مارچ کو اس جتھے کے سرغنہ کو گرفتار کر لیا، اس کے بعد کئی اور دیہات بھی لوٹے گئے اور بعض دیہات کی بھولی بھالی لڑکیوں سے سرعام جبراً بداخلاقی کی گئی ایک گاؤں کے تین افراد کو موت کے گھاٹ اتار دینے کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے اس علاقہ کے دیہاتی پناہ کے لئے محفوظ مقامات کی طرف بھاگ رہے ہیں"

ہوائی ڈاک کیلئے لاہور فلائنگ کلب کی پیشکش

لاہور ۳۰ مارچ۔ سرکاری ذرائع کے مطابق فلائنگ کلب نے صوبہ کے ایسے شہروں تک ایئرمیل سروس جاری کرنے کی غرض سے اپنی خدمات پیش کی ہیں جو کہ پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز اور حکومت کے درمیان موجود ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لاہور فلائنگ کلب کمرشل اور پرائیویٹ پائلٹوں کو تربیت بھی دے رہی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی تندرستی بدن کمزور ہو رہی ہے آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے احباب جماعت بحالی نظر کیلئے دعا فرمائیں
(محمد صدیق احمدی از جلالپور جٹاں)

سیٹو کانفرنس میں کشمیر کا سوال بھی زیر بحث آیا

چین کو اس سال اقوام متحدہ کا رکن بنالیا جائے گا (منظور قادر)

بنکاک ۳۱ مارچ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ بنکاک کی سیٹو کانفرنس میں کشمیر کا سوال بھی اٹھایا گیا تھا آپ نے کہا کشمیر ان نازک اور خطرناک مسئلوں میں شامل ہے جن کا سیٹو کے علاقہ پر اثر پڑتا ہے۔ مسٹر منظور قادر نے مزید کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کے معلق ہونے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کی بہت سی قوتیں رائیگاں جا رہی ہیں حالانکہ یہ جھگڑا طے ہو جانے سے ان قوتوں کو بعض مفید مقاصد کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے وزیر خارجہ نے کہا پاکستان نے بھارت سے تمام متنازعہ مسائل بالخصوص مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کئی کوششیں کی ہیں اس سلسلہ میں پاکستان اور بھارت کی طرف سے کافی عرصہ پہلے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے اس مسئلہ کا مزید جائزہ لیا جائے مسٹر منظور قادر نے کہا کہ بھارت لیت و لعل سے کام لے رہا ہے اور اس نے اس بارے میں اپنا جائزہ ابھی تک مکمل نہیں کیا پاکستان کے وزیر خارجہ سے جب اقوام متحدہ میں اشتراکی چین کے داخلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا "میرے خیال میں اشتراکی چین کو اس سال اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے گا

پاکستانی وزیر خارجہ نے انکشاف کیا کہ انھوں نے سیٹو کانفرنس کے دوران امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے باہمی دلچسپی کے موضوع پر نجی گفتگو بھی کی ہے۔ مسٹر منظور قادر نے لاؤس کے بارے میں سیٹو کونسل کی قرارداد پر اظہار اطمینان کیا ہے انھوں نے کہا کہ اس قرارداد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیٹو کے رکن ممالک میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے انھوں نے کہا اگر لاؤس کے مسئلہ کو پرامن طریق پر طے کرنے کی بات چیت ناکام رہی نیز کمیونسٹوں نے ملک پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کرنا چاہا اور ایسی صورت میں سیٹو کو مداخلت کرنا پڑی تو پاکستان اپنی وہ ذمہ داریاں پوری کرے گا جو اس معاہدہ کا رکن ہونے کی بنا پر عائد ہوتی ہیں ؎

بھارت نے پاکستانی احتجاج کا جواب دیدیا

نئی دہلی ۳۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے فسادات جبل پور کے سلسلہ میں بھارت کو جو احتجاجی مراسلہ بھیجا تھا بھارتی حکومت نے اس کا جواب دے دیا ہے ان ذرائع کے مطابق بھارت نے پاکستان کی طرف سے عائد کردہ الزامات کی تردید کی ہے پاکستان نے اپنے احتجاجی مراسلہ میں لکھا تھا کہ بھارتی حکومت جبل پور کے خونیں فسادات میں اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے ان ذرائع کے مطابق بھارت نے پاکستان کے احتجاجی مراسلہ کے جواب میں ایک طویل نوٹ بھیجا ہے ؎

ایک تربیتی جلسہ

ربوہ مورخہ ۳۱-۳-۶۱ آج بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں ایک تربیتی جلسہ ہو رہا ہے مقامی احباب سے اس جلسہ میں شامل ہونے کی درخواست ہے

(عبدالعزیز پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر غربی)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۳۱ مارچ ۶۱ء کے صفحہ ۶ پر اعلانات نکاح کے عنوان سے چوہدری محمد اشرف صاحب بی اے بی ٹی کا ناصرہ بشیر صاحبہ کے ساتھ نکاح کا جو اعلان شائع ہوا ہے وہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری (ناظم دارالقضاء ربوہ) کی طرف سے ہے اس اعلان میں غلطی سے ان کا نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا

میری مرحومہ بیوی مریم کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم کافی عرصہ سے پھوڑوں کی درد سے تکلیف میں ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار محمد شفیع نوشہری دارالرحمت ربوہ)

فضل عمر ہوسٹل میں تقسیم انعامات کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

بعد ازاں صدر محترم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور ایک مختصر تقریر کے بعد نہایت درد و الحاح سے امتحان میں شامل ہونے والے طلبہ کے لئے دعا فرمائی۔ اس طرح یہ کامیاب تقریب ساڑھے دس بجے رات اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی تقریر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنی مختصر مگر موثر تقریر کا آغاز دعوت کے لئے شکریہ سے فرمایا۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ نصیحتوں کا دروازہ تو بڑا وسیع ہے مگر میں اس موقعہ پر صرف تین مختصر سی نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔ دو عام اخلاقی ہیں۔ اور ایک دینی ہے۔

اخلاقی نصیحتیں محنت اور دیانت داری سے تعلق رکھتی ہیں۔ محنت انسان کی ترقی میں دماغی قویٰ کی نسبت بھی زیادہ اثر رکھتی ہے اور دیانت داری انسانی اخلاق کا بہترین ہے اور در اصل یہی وہ چیز ہے جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے۔ آپ لوگوں کو ان دونوں صفتوں میں کمال پیدا کرنا چاہیئے۔

دینی نصیحت دعا ہے جو اپنے خالق و مالک سے ذاتی رابطہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ دعا میں عظیم الشان طاقتیں ہیں۔ جو شخص خدا سے غافل ہے وہ در اصل اپنی ہستی سے غافل ہے۔

یاد رکھو کہ محض اسلام یا احمدیت کا دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز عمل ہے۔ اگر انسان کے قول اور فعل مطابق نہ ہوں تو انسان خدائی نصرت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اب آپ لوگوں کا امتحان قریب ہے آپ کو چاہیئے کہ امتحان میں خوب محنت اور توجہ سے دیں محنت اور توجہ کا معیار یہ نہ ہو کہ صرف پاس ہونا ہے بلکہ یہ ہو کہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونا ہے اس کے بغیر ترقی اور امتیاز محال ہے۔

دوم آپ لوگوں میں سے بعض احمدی ہیں اور بعض غیر از جماعت ہیں۔ دونو ہمارے عزیز ہیں اور دونوں کو آپس میں بھائی بھائی اور میزبان اور مہمان کی ذمہ داری ادا کرنی چاہیئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴